ہیڈکوارٹر بنام لاک ڈاؤن

افسانچہ نگار........ڈاکٹر شیریں فاطمہ۔کوٹہ (راجستھان)

دوروز کی چھٹی ملنے پر نازیہ اوراس کے ملازم ساتھی ہیڈکوارٹر سے دوراپنے اپنے گھر چلے گئے۔سب کو سکوں تھا کہ کم سے کم دوروز تو اس جان لیوا وبا سے محفوظ رہیں گے۔اسی درمیان وزیرِاعظم نے اس خطرناک وبا کو پھیلنے سے روکنے کے لئے پورے ملک میں لاک ڈاؤن کا فرمان جاری کردیا۔جو جہاں تھا وہیں رک گیا۔

اس لاک ڈاؤن نے ہر طبقے کو کسی نہ کسی پریشانی میں ڈال دیا۔جو لوگ ہیڈکوارٹر پر موجود تھے ان کی ڈیوٹی تو اس وبا کی روک تھام میں لگا دی گئی۔لیکن ان کا کیا....؟جو ہیڈکوارٹر سے دوراپنے گھر بیٹھے ہوئے تھے۔کچھ روز تو نکل گئے۔لیکن رفتہ رفتہ روز سرکاری احکام جاری ہونے لگے۔جس کے تحت ہیڈکوارٹر پر حاضری دینے کے لئے زور دیا جانے لگا۔اور حاضر نہ ہونے پر سخت کارواہی کا حکم جاری کیا گیا۔

نازیہ جیسے سبھی ملازم پریشان تھے کہ جائیں تو جائیں کیسے؟ اسی درمیان نازیہ کے علاقے میں کئی لوگ کورونا میں مبتلا پائے گئے اور پورے علاقے میں کرفیو لگا دیا گیا۔ اب تو نازیہ کا گھر سے نکلنا اور بھی مشکل ہو گیا۔دوسری طرف اس کے دیگر ملازم ساتھی جو صرف لاک ڈاؤن میں پھنسے تھے وہ سینکڑوں میلوں کا مشکل سفر طے کر کے جیسے تیسے ہیڈکوارٹر پہنچے۔

جب یہ خبر نازیہ کو ملی تو وہ اور پریشان ہوگئی کہ ’’سب لوگ ہیڈکوارٹر پہنچ گئے ہیں اور اب سب اپنی ڈیوٹی کرسکیں گے اور میں یہاں نہ ہیڈکوارٹر جاسکتی ہوں اور نہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے سکتی ہوں۔کہیں میری ملازمت خطرے میں نہ پڑ جائے۔‘‘

وہیں دوسری اور جو لوگ ہیڈکوارٹر لوٹے تھے انہیں نہ ڈیوٹی کرنے دی گئی اور نہ ہی گھر میں رہنے دیا گیا،انہیں کورونا کی جانچ کے لئے شفاخانہ بھیج دیا گیا۔

اورادھر بے چین نازیہ کو راحت تب ملی جب سرکار کی جانب سے یہ حکم جاری ہوا کہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے جو لوگ ہیڈکوارٹر پر حاضر نہیں ہو پائے وہ جہاں ہیں وہیں رہیں۔ان کے خلاف کوئی کارواہی نہیں کی جائے گی۔